WWW.NAFSEISLAM.COM

تعارف

سُورہ الاعلیٰ

نام : اس سُورۂ مُبارکہ کا نام "الاعلیٰ" ہے۔ اس میں ایک رکوع، اُنیس آیتیں، بہتر کلمات اور دو سو اکہتر حروف ہیں۔

نزول : جمہور علماء کے نزدیک یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ بعض نے اسے مدنی بھی کہا ہے، لیکن علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس قول کو تسلیم نہیں کیا۔ اُنہوں نے امام بخاریؒ اور دیگر محدثین سے ایک روایت نقل کی ہے جس کے راوی حضرت براء ابنِ عازبؓ ہیں، وہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام میں سب سے پہلے ہجرت کر کے مصعب ابن عمیر رضی اللہ اور ابنِ اُمِّ مکتوم مدینہ تشریف لائے اور یہیں قرآن کریم کی تعلیم دینی شروع کی۔ ان کے بعد عمار، بلال اور سعد رضی اللہ عنہم یہاں پہنچے۔ پھر حضرت عمر ابنِ خطاب رضی اللہ عنہ اپنے بیس ساتھیوں کے ساتھ یہاں آئے۔ ان کے بعد رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرزمینِ یثرب کو اپنے قدوم سے سرفراز کیا۔ میں نے اہلِ مدینہ کو جتنا اس دن شاداں و فرحاں دیکھا ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ چھوٹے بچے اور بچیاں کہہ رہے تھے: "یہ اللہ کے رسُول ہیں جو ہمارے ہاں تشریف لے آئے ہیں"۔ اُس وقت میں نے یہ سُورت پڑھی ہوئی تھی۔ اس سے معلوم ہُوا کہ حضور کے ہجرت کرنے سے پہلے ہی یہ نازل ہو چکی تھی۔

مضامین : اس سورت کا آغاز اس حکم سے ہو رہا ہے کہ اپنے ربِّ اعلیٰ کی تسبیح بیان کرو۔ یعنی وہ ہر نقص، ضعف اور ناتوانی سے پاک ہے۔ اس کی ذات قُدرت و حکمت کا سرچشمہ ہے۔ آسمان، آفتاب و ماہتاب، فضا کی پہنائیاں، پہاڑوں کی بلندیاں، سمندروں کی بے قراریاں اُسی نے پیدا فرمائی ہیں۔ ان تمام چھوٹی بڑی چیزوں کی تخلیق بے ہنگم اور بے جوڑ نہیں بلکہ ہر چیز کو اس نے ایک اندازے اور سلیقہ کے مطابق پیدا فرمایا ہے اور ہر چیز کو اپنے طبعی فرائض انجام دینے کے لیے ظاہری اور باطنی قوتیں اور اُن قوتوں سے کام لینے کے لیے آلات و جوارح بھی مرحمت فرمائے ہیں۔ اُس نے ہر چیز کی جسمانی خوراک کا بھی مُناسب انتظام فرمایا ہے اور اُن کی اخلاقی اور رُوحانی بالیدگی کے لیے یہ صحیفۂ رُشد و ہدایت نازل کیا ہے اور اس کے ہر کلمہ کو آپ کی لوحِ قلب پر یُوں ثبت کر دیا ہے کہ اب اس کے بھُولنے کا امکان تک بھی نہیں۔

اس کے بعد اپنے حبیب کو فرمایا کہ آپ کا کام نصیحت کرنا ہے جس کے دل میں حق پذیری کی صلاحیت ہوگی وہ اسے بصد ذوق و شوق قبول کر لے گا، لیکن جو ازلی بدبخت ہے وہ اس سے دُور بھاگے گا۔ اور اس انکار کی اسے جو سزا ملے گی بڑی المناک ہوگی۔

آخری آیات میں سمجھا دیا کہ دارین کی کامیابی کا تاج فقط اس شخص کے سر کی زینت بنتا ہے جو فکری اور عملی گمراہیوں سے اپنا دامن بچاتا ہے اور ذکرِ الٰہی میں شب و روز مصروف رہتا ہے۔ یہ ایک ابدی حقیقت ہے جسے قرآن کریم میں بھی بیان کر دیا گیا ہے اور اس سے پہلے جو آسمانی صحیفے انبیائے سابقین پر نازل ہوئے اُن میں بھی اس حقیقت کو بیان کر دیا گیا تھا۔

نیو سنٹرل جیل سرگودھا

۷۷-۳-۷

سُورَةُ الْأَعْلٰى مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۃ الاعلیٰ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ — اس میں انیس آیات ہیں۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَالَّذِيْ

(اے حبیب!) آپ پاکی بیان کریں [1] اپنے رب کے نام کی جو سب سے برتر ہے [2] جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا [3] پھر (ظاہری و باطنی نقائص سے) درست کیا [4] اور جس نے

قَدَّرَ فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِيْ أَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً أَحْوٰى ۝٥

(ہر چیز کا) اندازہ مقرر کیا پھر راہ دکھائی [5] اور جس نے زمین سے چارہ نکالا [6] پھر اسے بنا دیا کوڑا سیاہی مائل۔

[1] اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ اپنے پروردگار کی پاکی بیان کیا کرو۔ یعنی اپنے دل میں بھی یہ اعتقاد رکھو اور اپنی زبان سے بھی اس کا اعتراف کرو کہ میرا پروردگار ہر عیب اور نقص سے پاک ہے۔ وہ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ ہر قسم کے اختیارات کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ اس کے لیے ایسا لفظ استعمال نہ کیا جائے جس میں کسی نقص یا عیب کا شائبہ ہو یا اس کی صفات کمال کے منافی ہو نیز اس کا ذکر ناپاک جگہ، ناپاک حالات میں نہ کیا جائے۔ ایسی محفل جہاں طرح طرح کے لوگ ہوں وہاں اس انداز سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے کہ وہ مشغلہ اڑانے لگیں۔ اس شخص کے سامنے بھی اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے جو اس کو ادب و شوق سے سننے کے لیے تیار نہ ہو۔

[2] رَبِّكَ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت پر دلیل پیش کر دی جس نے یتیم کو ان جاودانی عزتوں سے نوازا ہے جس نے اس اُمّی کو ہر زمان خانۂ تقدیر کا محرم بنا دیا ہے جس نے تمام ظاہری اسباب کے فقدان کے باوجود ہر میدان میں اسے فتح و نصرت عطا فرمائی ہے جس نے شب اسریٰ اپنے برگزیدہ بندے کو مکان و لامکان کی سیر کرا دی وہ پروردگار یقیناً ہر عیب سے پاک ہے، بلاشبہ ہر خوبی سے متصف ہے۔

عزت و شان میں، قدرت اور کبریائی میں، علم و حکمت میں وہ سب سے ارفع، سب سے اعلیٰ، سب سے برتر، سب سے بالا ہے، سب اس سے نیچے، کمتر اور فروتر ہیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ کی تسبیح بنا لو۔

[3] یہاں فعل خَلَقَ (پیدا کیا) ذکر کیا لیکن مفعول (مخلوق) مذکور نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ ہر چیز کا وہ خالق ہے۔ جسے بھی نعمت وجود سے نوازا گیا ہے اس کو نوازنے والا اور کوئی نہیں، وہی ہے، بس وہی ہے۔

[4] یہ کہہ کر بتا دیا کہ اس کی تخلیق بے ہنگم نہیں جہاں سلیقہ اور نظم کا نام و نشان نہ ہو۔ ہر تخلیق میں نظم و نسق، ترتیب اور یکسانیت کار فرما ہے۔ ہر نوع کے کروڑہا افراد ہیں۔ کسی کی وضع و ترتیب میں آپ کوئی فرق نظر نہیں آنے گا کہیں بھی تو آپ نہیں دکھا سکتے کہ کسی کا جسم شیر جتنا ہو گیا ہو یا بیل کی طرح گھوڑے کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں۔

[5] ہر چیز کی تخلیق کا مقصد بھی متعین کر دیا ہے۔ اس کی افادیت کا دائرہ بھی مقرر کر دیا ہے۔ جو فرائض اس نے انجام دینے ہیں اور جس مقصد کے لیے اسے استعمال کیا جانا ہے سب کا پوری طرح اندازہ کر دیا ہے۔ غرضیکہ جملہ کلیات و جزئیات کے تمام احوال و کوائف بڑی تفصیل

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

ہم خود آپ کو پڑھائیں گے پس آپ اسے نہ بھولیں گے ۷ بجز اس کے جو اللہ چاہے ۸ بے شک وہ جانتا ہے ظاہر کو اور جو

سے قبل از وقت طے کر دیے گئے ہیں۔ فقط وجود بخش کر اپنی ایک اور مہربانی کی طرف متوجہ کیا کہ صرف فرائض کا بار گراں لاد کر کسی چیز کو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ نہیں دیا گیا بلکہ ان کی بجا آوری کے لیے جن جسمانی اور ذہنی طاقتوں کی ضرورت تھی جو بیرونی اسباب و وسائل درکار تھے سب کے سب ہر چیز کی حیثیت اور ضرورت کے مطابق مہیا کر دیے گئے۔ یہ ہدایت کائنات کی ہر چیز کو دی گئی ہے۔ نباتات میں غور فرمائیے اگر گندم کا بیج اس موسم میں کاشت کیا جائے جو اس کی کاشت کے لیے مقرر ہے تو بیج اگتا ہے بڑھ کر پودا بنتا ہے اور اس کے خوشے کی جیب میں دانوں کے موتی بھر دیے جاتے ہیں اور اگر کسی دوسرے موسم میں کاشت کیا جائے تو وہ اگتا ہی نہیں۔ زمین کتنی زرخیز ہو اس میں کتنی کیمیاوی کھاد ڈالی گئی ہو اس میں کتنی بار آبپاشی کی گئی ہو سب بے سود سب بے اثر۔ اس سے بھی زیادہ اس فطری ہدایت کے جلوے حیوانی زندگی میں نظر آئیں گے۔ اگر آپ ایک بطخ کا انڈا اور ایک مرغی کا انڈا لیں۔ دونوں سے بیک وقت بچے نکلیں۔ اگر آپ ان کے سامنے پانی کا برتن رکھیں تو بطخ کا بچہ فوراً اس میں کود جائے گا اور مرغی کا بچہ دور ہٹ جائے گا۔

حضرت انسان تو ایک طور ہے۔ اس کا ذرہ ذرہ حکمت الٰہی کی جلوہ گاہ ہے۔ اس کی حیوانی زندگی کو برقرار رکھنے والے اعضا معدہ جگر دل پھیپھڑے گردے جسم کے ان گنت مسام اپنے کام میں جتے ہوئے ہیں اور آپ کو ان کی تگ و دو کی خبر ہی نہیں ہوتی۔ آپ کے ارادے کا بھی اس میں کوئی دخل نہیں۔ انسانی زندگی کے تقاضے پورے کرنے کے لیے آپ کو ظاہری حواس کے ساتھ ساتھ باطنی حواس اور ان سے بھی اعلیٰ چیز دماغ عطا فرمایا اور جہاں یہ قوتیں گھٹنے ٹیک دیتی ہیں اور آپ کی راہنمائی سے قاصر ہو جاتی ہیں یا آپ کو بھٹکانے لگتی ہیں تو اس وقت بارگاہ الٰہی سے نبی کا نور نبوت سراپا نور بن کر تشریف لاتا ہے اور شکوک و شبہات کے اندھیرے کو کافور کر دیتا ہے۔ اس کی حیات آفرین رہنمائی شیطان کی ساری فریب کاریوں اور عیاریوں کو بے اثر بنا کر رکھ دیتی ہے۔ پھر اس میں بھی ہدایت فرمائی اور ہدایت پذیری کے ان گنت درجات ہیں اور ایک مقام وہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا دست لطف و توفیق اپنے بندے کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور اس کو منزل مراد پر پہنچا دیتا ہے۔ سبحان من شئون لطفه لا تحصىٰ والوان كرمه لا تعد۔ سبحان ربی الاعلیٰ۔ سبحان ربی العظیم۔

۶ مرعیٰ وہ گھاس چارہ جو مویشیوں کی خوراک کے کام آتا ہے۔ غثاء، یابسا مفتتا، جو سوکھ کر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ أحوىٰ: أسود۔ جس کی سبزی و شادابی رخصت ہو جاتی ہے جس کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔

۷ حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت ہے کہ آپ کو حفظ قرآن کی نعمت بے محنت عطا ہوگی اور یہ آپ کا معجزہ ہے کہ اتنی بڑی کتاب عظیم بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دور کے آپ کو حفظ ہوگئی۔ (خزائن العرفان)

۸ مفسرین نے فرمایا کہ یہ استثناء واقع نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ آپ کچھ بھولیں۔ (خزائن العرفان)

يَخْفٰى ۝٧ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝٨ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩

بھی ہوتی ہے۔ اور ہم سہل بنا دیں گے آپ کے لیے اس آسان (شریعت) پر عمل ۹ پس آپ نصیحت کرتے رہیے اگر نصیحت فائدہ مند ہو ۱۰

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١ الَّذِىْ يَصْلَى

سمجھ جائے گا جس کے دل میں خدا کا خوف ہوگا ۱۱ اور دور رہے گا اس سے بدبخت۔ جو (بالآخر) بڑی

النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝١٣ قَدْ اَفْلَحَ

آگ میں داخل ہوگا۔ پھر نہ وہ وہاں مرے گا اور نہ جیے گا۔ بے شک اس نے فلاح پائی

مَنْ تَزَكّٰى ۝١٤ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝١٥ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ

جس نے اپنے آپ کو پاک کیا ۱۲ اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ البتہ تم لوگ دنیوی زندگی کو ترجیح

۹ حقیقت میں شریعت اسلامیہ کو بتایا ہوا راستہ بڑا آسان راستہ ہے کیونکہ اس کے قوانین فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں، اس کی صلاحیتوں کی نشوونما میں بڑے معاون ثابت ہوتے ہیں لیکن بعض لوگ جن کے مزاج بگڑ چکے ہیں انہیں اس راہ پر قدم اٹھانا بڑا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر بڑا احسان ہے کہ وہ اس آسان دین کو قبول کرنا آسان بنا دے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کے لیے اس پر کاربند ہونا آسان بنا دیا ہے اسی لیے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب حضور کے اخلاق حسنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ۔

۱۰ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دعوت حق میں ہر لحظہ مشغول رہتے۔ وہ لوگ جو تعصب اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا کرتے انہیں بھی حضور بڑے خلوص اور دل سوزی سے تبلیغ فرماتے اور جب وہ انکار کرتے تو حضور کو دکھ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے حبیب! بے شک لوگوں کو نصیحت کرتے رہیے۔ اگر انہیں اس نصیحت سے کوئی نفع پہنچنے کی امید ہو۔ اور جن کے دل پتھر کی طرح سخت ہیں ان پر خون جگر صرف نہ کیجیے۔

۱۱ بتا دیا کہ جس کے دل میں خدا کا خوف ہے، روز جزا کا ڈر ہے، وہ تو ضرور نصیحت قبول کرے گا، بلکہ وہ خود ہر وقت اس کوشش میں رہے گا کہ اسے ایسی باتیں بتائی جائیں جن پر عمل کر کے وہ قیامت کے روز سرخرو ہو سکتا ہے۔ لیکن جو ازلی بدبخت ہے شقاوت جس کا مقدر بن چکی ہے، اسے اگر آپ دعوت دیں گے تو وہ اسے قبول نہ کرے گا اور اسی کو اس عذاب میں جس کا ذکر آگے آ رہا ہے مبتلا کیا جائے گا۔

۱۲ اوپر کی آیت میں سعید اور شقی کا ذکر ہوا تھا اب اس پر مزید روشنی ڈالی جا رہی ہے۔ فرمایا وہ شخص جو اپنے آپ کو شرک و کفر کی

الدُّنْيَا ۝۱۶ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝۱۷ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ

دیتے ہو (اس کو) حالانکہ آخرت کہیں بہتر ہے اس سے اور باقی رہنے والی ہے۔ یقیناً یہ (سب) بیان اگلے صحیفوں میں لکھا

آلودگیوں سے بھی پاک کر لے جو اپنے دامن عمل کو فسق و فجور، نافرمانی و سرکشی سے بھی آلودہ نہیں ہونے دیتا جو اپنے رب کی یاد میں ہر وقت مشغول رہتا ہے اور نماز پنجگانہ میں بھی سستی نہیں کرتا، اسی کے سر پر دارین کی کامیابی کا تاج سجایا جائے گا۔ علامہ پانی پتی لکھتے ہیں کہ فصلّٰی کا ایک معنی دعا بھی کیا گیا ہے یعنی جو شخص دعا مانگنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے۔ آپ نے دعا کے آداب کے سلسلہ میں چند حدیثیں بھی لکھی ہیں جن میں سے دو آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

① حضرت فضالہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک روز تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی آیا۔ اس نے نماز ادا کی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور کہا، اللّٰھم اغفرلی وارحمنی۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عجلت ایھا المصلی۔ اے نمازی تو نے بڑی عجلت سے کام لیا ہے۔ اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ھو اھلہ وصل علیّ ثم ادعہ۔ کہ جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کر جس طرح اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھ۔ پھر دعا مانگ۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا۔ اس نے نماز پڑھی۔ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا۔ حضور نے فرمایا۔ ایھا المصلی ادع تجب۔ (رواہ الترمذی) اے نمازی! اب دعا مانگ تیری دعا قبول کی جائے گی۔

② حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضور کی خدمت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا۔ پھر اپنے لیے دعا مانگی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سَلْ تُعْطَ۔ سَلْ تُعْطَ (رواہ الترمذی) مانگ! اب تجھے دیا جائے گا۔ مانگ! اب تجھے دیا جائے گا۔

③ حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ ان آیات کی تفسیر کے بعد لکھتے ہیں: بخاطر این فقیر می آید واللہ تعالیٰ اعلم کہ دریں آیت اشارت است بمنازل سلوک۔ اوّل توبہ است و تزکیۂ نفس است بازالۂ صفات مذمومہ و اکتساب صفات حمیدہ۔ دوم: مداومت بر ذکر لسانی و قلبی و روحی و سری پس رسیدن بمشاہدات۔ قد افلح من تزکّٰی اشارت باول است و ذکر اسم ربہ اشارت بدوم فصلّٰی اشارت بسوم چوں صلوٰۃ معراج مومن است۔ وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ اشارت بدیں ست۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: اس فقیر کے دل میں یہ بات آتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جاننے والا ہے کہ ان آیات میں منازل سلوک کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ پہلی منزل توبہ اور تزکیہ کی ہے کہ انسان صفات قبیحہ سے توبہ کرے اور ان سے اپنے آپ کو پاک کرے اور صفات حمیدہ کو اختیار کرے۔ دوسری منزل یہ ہے کہ زبانی، قلبی، روحی اور سری ذکر پر مداومت کرے اس کے بعد انوار الٰہی کے مشاہدہ کی منزل آتی ہے۔ قد افلح من تزکّٰی سے پہلی، ذکر اسم ربہ سے دوسری اور فصلّٰی سے تیسری منزل کی طرف اشارہ ہے کیونکہ نماز کو مومن کی معراج فرمایا گیا ہے اور حضور کا ارشاد گرامی ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ع ۱ ۱۹
الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

ہوا ہے۔ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں میں۔

۱۳؎ عقلمندی کا تقاضا تو یہ تھا کہ تم تزکیۂ نفس کی طرف متوجہ ہوتے، ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے اور نماز ادا کرتے رہتے لیکن تم اخروی زندگی پر دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ ہر وقت تم اسی کوشش میں لگے رہتے ہو کہ یہ چند دن تم آرام و فارغ البالی سے بسر کرو۔ یوم آخرت کے بارے میں تم نے سوچنے کی زحمت بھی کبھی گوارا نہیں کی۔ حالانکہ آخرت کی راحتیں اور مسرتیں کہیں زیادہ بہتر ہیں اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں۔

○

اللھم وفقنا ان نآثر الحیوٰۃ الآخرۃ علی الحیوٰۃ الدنیا ونقتفی آثار من تزکیٰ وذکر اسمک وصلی وافلح فی الدنیا والآخرۃ۔ اللھم صل وسلم وبارک علی عبدک المصطفیٰ ورسولک المرتضیٰ ونبیک المجتبیٰ سیدنا ومولٰنا وحبیبنا محمد بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ وعلیٰ آلہ مصابیح الھدیٰ واصحابہ نجوم الرشد لمن اقتدیٰ من لہ صلوات افضلھا ومن التسلیمات اطیبھا ومن البرکات ازکاھا ومن التحیات اسناھا۔ رب اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔

○